# اولاد امام علی علیہ السلام

أدّبوا أولادكم على حبّ عليٍّ علیہ السلام فمنْ أبى فانظروا في شأن أمّه

تالیف:

الشیخ آصف علی نجفی

# اولاد امام علی علیہ السلام

مؤلف

الشیخ آصف علی نجفی

ملنے کا پتہ: حوزہ علمیہ نجف اشرف عراق

# دعائے ظہور امام زمانہ علیہ السلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللهم كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّة بْنِ الْحَسَنِ صَلَواتُكَ عَلَيْه وَعلى آبائِه في هذِه السّاعَة وَفي كُلِّ ساعَة وَلِيّاً وَحافِظاً وَقائِداً وَناصِراً وَدَليلاً وَعَيْناً حَتّى تُسْكِنَه اَرْضَكَ طَوْعاً وَتُمَتِّعَه فيها طَويلاً.

تالیف: اولاد امام علی علیہ السلام
مولف: الشیخ اصف علی نجفی
معاون: الشیخ عمران حیدر نجفی
ملنے کا پتہ: حوزہ علمیہ نجف اشرف عراق
رابطہ نمبر 00964 /750/9258423
00964 /772/7269685

# خبر غم اور التماس برائے سورہ فاتحہ

افسوس آج بمورخہ :24: ربیع الاول 1446ھ / بمطابق :28/4/2025 م بروزِ جمعہ المبارک

قائد مقاومت سید حسن نصراللہ اور ان کی بیٹی سیدہ زینب رحمۃ اللہ علیہا اسرائیلی جارحیت کے ہاتھوں لبنان کے شہر بیروت میں شہید کر دیے گئے ہیں یہ خبر سن کر دل خون کے آنسو رو رہا ہے اور ان کی شہادت نے غیرت مند اقوام عالم کو محزون اور مغموم بنا کر رکھ دیا ہے بالخصوص شیعہ قوم اس غم اور سوگ میں ڈوب چکی ہے!

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے جہاں کو ویران کر گیا

اللہ تعالی اس پر اشوب دور میں شیعت کی حفاظت فرمائے اور ان کے دشمنوں کو نیست و نابود فرمائے اور شیعت کے محافظ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا ظہور جلد فرمائے تاکہ ہمیں نرغہ اعداء سے چھٹکارا مل سکے اگر اس بات میں مبالغہ آرائی نہ ہو تو میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ سید القائد اس عصر نو میں جناب امیر مختار ثقفی رح کی جرات، ہمت اور تدبر و تفکر کے لحاظ سے مثیل اور ہم پلہ تھے اللہ تعالی ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں مقام اعلی علیین میں

جگہ نصیب فرمائے۔

کتاب کے قارئین سے گزارش ہے کہ وہ تمام شہداء شیعہ بلا خص شہید سعید قائد مقاوت السید حسن نصر اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایصال ثواب اوران کی بلندی درجات کیلئے ایک دفعہ سورہ فاتحہ اور تین دفعہ سورہ توحید کی تلاوت کرکے ان کی روح طاہرہ کو ہدیہ فرمائیں۔

ایسے جوانمرد بیٹے، مائیں کئی صدیوں کے بعد جنتی ہیں جو قوم اور ملت کا سرمایہ حیات قرار پاتے ہیں اور جن کے مرنے کے بعد قومیں اور ملتیں گریہ کناں نظرآتی ہیں اور اس شہید راہ حق کی موت قوم کی حیات بنے گی اس مرد مجاہد نے زندگی کی 63 بہاریں گزاری ہیں اللہ تعالی اس شہید سعید کی قبر پر لاکھوں رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔

آمین یاالہ العالمین

# فہرست

# انتساب

میں اپنی یہ مختصر سی تحریر اولاد امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے نام انتساب کرتا ہوں اللہ تعالی مجھے روز جزاء اس تحریر کے صدقے اولاد امیر علیہ السلام کی شفاعت نصیب فرمائے۔

آمین یا الہ العالمین

# مقدمہ

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلاه والسلام على محمد واله الطيبين الطاهرين ولعنة الله على اعدائهم اجمعين من الاولين والاخرين

﴿ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴾[1]

**امابعد:** سب تعریفیں اس رب ذوالجلال کے لیے ہیں جس نے سب سے پہلے ہماری تخلیق نوع انسانی سے کی ہے پھر ہمیں مسلمان والدین کا سایہ شفقت سے نوازا ہے اور پھر علی علیہ السلام اور اولاد علی علیہم السلام کی سیرت طیبہ کو ہمارے لیے مشعل راہ اور مرکز ہدایت قرار دیا ہے کیونکہ ان ذوات قدسیہ کا راستہ صراط مستقیم ہے کائنات کے تمام فضائل و کمالات ان کے در پر خیمہ زن ہیں ہر قسم کے نقائص اور عیوب ان سے دور ہیں ان کی محبت نجات کی نویدِ اور کامیابی کی کلید ہے۔

[1] ۔ سورہ آل عمران آیت: 33، 34

اولاد علی علیہ السلام گلستان نبوت کے پھول ہیں ان کے وجود معطر سے بیت نبوت ورسالت مہک اٹھا اولاد علی علیہ السلام وہ منجی بشریت ہیں جس نے انسانیت کو غلامی اور ذلت کی زنجیروں سے چھٹکارا دلا کر اسے ہمیشہ کے لیے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی طاقت اور صلاحیت بخشی ہے اور اسے مقام عبودیت سے متعارف کرایا ہے۔

اولاد علی علیہ السلام وہ صدائے حریت رکھتی ہے جس نے آج بھی طاغوتی ایوانوں میں لرزا برپا کرر کھا ہے اور ہر دور کے یزید پلید کی نیندیں حرام کرر کھی ہیں۔

یاد رھے نیک اور وفادار اولاد انسان کیلئے بہترین سرمایہ حیات ہے یہ فقط ذات انسان کے لیے تسلسل کا سبب ہی نہیں ہے بلکہ انسان کی امیدوں اور خواہشوں کا سب سے بڑا محور اور مرکز ہے ،اولاد وہ نعمت الہی ہے جس کے حصول کے لیے انبیاء و مرسلین علیہم السلام نے دعائیں مانگی ہیں، پھر اللہ تعالی نے ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمایا جن میں سے جناب ابراہیم خلیل اللہ اور جناب زکریا علیہما السلام صف اول میں دیکھائی دیتے ہیں

جب بھی کسی نے اسلام پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی تو اولاد علی علیہ السلام نے آگے بڑھ کر اس کے حملہ کو ناکارہ اور ناکام بنایا اور اسلام کے آثار کو مٹنے سے

محفوظ رکھا بالخصوص معرکہ کربلا میں اولاد علی علیہ السلام نے اسلام کی سربلندی اور اس کے تحفظ اور دفاع کی خاطر وہ عظیم قربانیاں پیش کیں جن کی تاریخ میں کئی اور مثال نہیں ملتی انہوں نے اپنا سب کچھ کٹوا، لٹوا کر دین اسلام کو احیاء بخشا ہے آج جو آثار اسلام موجود ہیں یہ اولاد علی علیہ السلام کی قربانیوں کے مرہون منت ہیں ورنہ یزید پلید تو اعلان کر چکا تھا آسمان سے نہ کوئی کتاب آئی ہے نہ وحی یہ بنو ہاشم نے حصول حکومت کے لیے ڈھونگ رچار کھا ہے۔نعوذ باالله

اللہ تعالی اولاد علی علیہ السلام کی قبور پر اپنی لاکھوں رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔

اب میں اپنی اس تالیف منیف (اولاد امام علی علیہ السلام) کی غرض تحریر کو بیان کرنا مناسب سمجھتا ہوں تاکہ قارئین کو اس سے آشنائی حاصل ہو سکے۔

کافی عرصہ سے اغیار کی طرف سے شیعان امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کو یہ طعنہ سننے کو مل رہا تھا کہ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے اٹھارہ بیٹے اور اٹھارہ بیٹیاں ہیں جن میں سے بعض بیٹوں کے نام خود مولا علی علیہ السلام نے اصحاب ثلاثہ (ابو بکر، عمر، عثمان) کے ناموں پر رکھے ہیں اور وہ بیٹے معرکہ کربلا میں اپنے بھائی سید الشہداء علیہ السلام کی نصرت اور مدد میں لڑتے ہوئے شہید بھی ہوئے ہیں اور شیعہ ذاکرین، خطباء اور مصائب خواں حضرات ان شہداء کربلا کی مصیبت اور مظلومیت کو اس خوف اور ڈر سے نہیں پڑھتے

کہیں مومنین ہم سے پوچھ نہ لیں کہ اگر امیر کائنات علیہ السلام کے اصحاب ثلاثہ کے ساتھ تعلقات ناخوشگوار تھے تو پھر انہوں نے اپنے بیٹوں کے نام ان کے ناموں پر کیوں رکھے؟ کافی عرصہ سے اغیار کی طرف سے شیعان امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کو یہ طعنہ سننے کو مل رہا تھا کہ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے اٹھارہ بیٹے اور اٹھارہ بیٹیاں ہیں جن میں سے بعض بیٹوں کے نام خود مولا علی علیہ السلام نے اصحاب ثلاثہ (ابو بکر، عمر، عثمان) کے ناموں پر رکھے ہیں اور وہ بیٹے معرکہ کربلا میں اپنے بھائی سید الشہداء علیہ السلام کی نصرت اور مدد میں لڑتے ہوئے شہید بھی ہوئے ہیں اور شیعہ ذاکرین، خطباء اور مصائب خواں حضرات ان شہداء کربلا کی مصیبت اور مظلومیت کو اس خوف اور ڈر سے نہیں پڑھتے کہیں مومنین ہم سے پوچھ نہ لیں کہ اگر امیر کائنات علیہ السلام کے اصحاب ثلاثہ کے ساتھ تعلقات ناخوشگوار تھے تو پھر انہوں نے اپنے بیٹوں کے نام ان کے ناموں پر کیوں رکھے؟

اور کہتے ہیں کہ مولا علی علیہ السلام کا اپنے بیٹوں کے نام اصحاب ثلاثہ کے ناموں پر رکھنا ان کے ساتھ محبت پیار اور گہرے تعلق کی دلیل ہے ورنہ ہر گز ایسا نہ کرتے بندہ ناچیز نے اپنی اس تالیف میں اغیار کی طرف سے اس موضوع کے متعلق کیے جانے والے تمام اعتراضات اور اشکالات کا نقلی، عقلی اور نقضی جواب دے کر مذہب شیعہ خیر البریہ کی حقانیت کو باقی اسلامی فرقوں کے سامنے اجاگر اور عیاں کیا ہے تاکہ شیعان حیدر کرار کا سر فخر سے ہمیشہ کیلئے بلند رہے۔ ورفعنا لك ذكرك

اب میں اللہ تعالی کے حضور دعا کرتا ہوں کہ وہ میری اس قلیل سی قلمی کاوش کو اپنی بارگاہ عالیہ میں منظور و مقبول فرمائے اور ساتھ یہ دعا کرتا ہوں کہ مراجع عظام، فقہاء شیعہ بالخصوص محسن ملت بر صغیر و پاک و ہند فخر جہان شیعہ آیت اللہ العظمی مجدد حوزہ علمیہ نجف اشرف عراق آقای حافظ بشیر حسین نجفی مد ظلہ العالی والوارف کا سایہ تا قیامت ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔

دعا گو: الشیخ آصف علی نجفی

## اولاد امام علی علیہ السلام کا بیان

مولا امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے والی خواتین کی کل تعداد 10 ہے جن میں سے بعض کنیزیں ہیں اور امام علیہ السلام کی اولاد کی تعداد میں اختلاف ہے بعض مورخین نے چودہ بعض نے پچیس بعض نے ستائیس اور بعض کتب کے تتبع سے چھتیس تک کا ذکر ملتا ہے اٹھارہ بیٹے اور اٹھارہ بیٹیاں مثلا الشیخ مفید علیہ رحمہ نے مختلف بیویوں سے پیدا ہونے والی اولاد کی تعداد 27 ذکر کی ہے۔

عبارت ملاحظہ فرمائیں

''فأولاد أمير المؤمنين صلوات الله عليه سبعة وعشرون ولداً ذكرا وأنثى: الحسن والحسين وزينب الكبرى وزينب الصغرى المكناة أم كلثوم، أمهم فاطمة البتول سيدة نساء العالمين بنت سيد المرسلين محمد خاتم النبيين صلى الله عليه وآله ومحمد المكنى أبا القاسم، أمه خولة بنت جعفر بن قيس الحنفية، وعمر ورقية كانا توأمين، وأمهما أم حبيب بنت ربيعة، والعباس وجعفر وعثمان و عبد الله الشهداء مع أخيهم الحسين ابن علي صلوات الله عليه وعليهم بطف كربلاء، أمهم أم البنين بنت حزام بن خالد بن دارم. ومحمد الأصغر المكنى أبا بكر وعبيد الله الشهيدان مع أخيهما الحسين عليه السلام بالطف، أمهما ليلى بنت

مسعود الدارمية.ويحيى أمه أسماء بنت عميس الخثعمية رضي الله عنها،وأم الحسن ورملة، أمهما أم سعيد بنت عروة بن مسعود الثقفى ونفيسة وزينب الصغرى ورقية الصغرى وأم هاني وأم الكرام وجمانة المكناة أم جعفر وأمامة وأم سلمة وميمونة وخديجة وفاطمة، رحمة الله عليهن لأمهات شتى وفي الشيعة من يذكر أن فاطمة صلوات الله عليها أسقطت بعد النبي صلى الله عليه وآله ولدا ذكرا كان سماه رسول الله عليه السلام وهو حمل محسنا فعلى قول هذه الطائفة أولاد أمير المؤمنين عليه السلام ثمانية وعشرون''۔

ترجمہ: حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی اولاد بیٹے اور بیٹیاں کل 27 ہیں حسن، حسین زینب کبریٰ اور زینب صغریٰ علیہم السلام ان کی کنیت ام کلثوم ہے ان کی والدہ ماجدہ بتول سیدۃ النساء العالمین جناب فاطمۃ الزہراء علیہا السلام جو سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ہیں۔

امام علی علیہ السلام کا ایک بیٹا محمد ہے جو محمد بن حنفیہ کے نام سے معروف ہے اور اس کی کنیت ابو القاسم ہے ان کی والدہ ماجدہ خولہ بنت جعفر بن قیس حنفیہ ہیں عمر اور رقیہ یہ دونوں بہن بھائی جڑواں پیدا ہوئے اور ان کی والدہ ماجدہ ام حبیب بنت ربیعہ ہیں ۔

امام علیہ السلام کی اولاد میں سے عباس، جعفر، عثمان اور عبداللہ ہیں جو میدان کربلا میں اپنے بھائی حسین علیہ السلام کی نصرت میں شہید ہوئے ہیں اور ان کی والدہ ماجدہ ام البنین بنت حزام بن خالد بن دارم کلبی ہیں۔

امام علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک بیٹا محمد اصغر ہے جس کی کنیت ابو بکر ہے اور دوسرا بیٹا عبداللہ ہے یہ دونوں بھائی میدان کربلا میں اپنے بھائی حسین علیہ السلام کی نصرت میں شہید ہوئے ان دونوں کی والدہ ماجدہ لیلی بنت مسعود دارمیہ ہیں اور امام علیہ السلام کا ایک بیٹا یحییٰ ہے اور اس کی والدہ ماجدہ اسماء بنت عمیس خثعمیہ ہیں۔

ام الحسن اور رملہ ان کی والدہ ام سعید بنت عروہ بن مسعود ثقفی ہیں۔

نفیسہ، زینب صغریٰ، رقیہ صغریٰ، ام ھانی، ام کرام اور جمانہ اس کی کنیت ام جعفر ہے، امامہ، ام سلمہ، میمونہ، خدیجہ اور فاطمہ علیہا السلام مختلف ماؤں کی اولادیں ہیں، شیعہ ذکر کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے بعد جناب فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کے ایک جنین کو سقط کیا گیا جس کا نام جناب رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محسن علیہ السلام رکھا اس اعتبار سے مولا امیر المومنین علیہ السلام کی اولاد کی تعداد 28 بنتی ہیں۔[1]

## امام علیہ السلام کے بیٹوں کا مختصر تعارف

بعض مورخین نے جناب امیر علیہ السلام کے اٹھارہ بیٹے اور اٹھارہ بیٹاں ذکر کی ہیں ذیل میں ان کا مختصر سا تعارف پیش خدمت ہے

1: جناب حسن بن امام علی علیہما السلام ہیں ان کا لقب مجتبی ہے ان کی تاریخ ولادت 15 رمضان المبارک 3 ہجری ہے اور انہیں معاویہ بن ابو سفیان نے ان کی بیوی جعدہ بنت اشعث قیس کندیہ ملعونہ کے ہاتھوں زہر دلوا کر شہید کرا دیا آپ علیہ السلام کی تاریخ شہادت 28, صفر 50 ہجری کو ھوئی۔

اور وقت شہادت اس دلبند علی وبتول علیہما السلام کی عمر مبارک 47 سال 5, ماہ 6 دن ہے اس نواسہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مدفن مبارک جنت البقیع ہے ان کی نماز جنازہ امام حسین علیہ السلام نے پڑھائی ہے۔

---

[1] ۔ کتاب الارشاد ج 1 ص 355 باب ذکر أولاد أمیر المؤمنین علیه السلام وعددهم وأسمائهم ومختصر من أخبارهم، مصنف محمّد بن محمد بن النعمان المشهور به الشیخ المفید، (متولد 338 متوفی 413 ه)

2: جناب حسین بن امام علی علیہ السلام ہیں اس نواسہ رسول دلبند علی و بتول علیہما السلام کی تاریخ ولادت 3 شعبان 4 ہجری ہے اور انہیں اپنے اقرباء اصحاب و انصار سمیت 10 محرم الحرام 61 ہجری بروز جمعہ بوقت عصر میدان کربلا میں اموی تلواروں کے ساتھ شہید کیا گیا بوقت شہادت اس مظلوم امام علیہ السلام کی عمر مبارک 56 سال 5 ماہ اور 5 دن ہے ان کا روضہ مبارک عراق کے شہر کربلا میں ہے جہاں ہزاروں زائرین ہر وقت موجود رہتے ہیں۔

مشہور قول کی بناء پر زہراء علیہا السلام کے اس لال کا قاتل شمر بن ذی الجوشن ملعون ہے جس نے انہیں کند خنجر کے ساتھ پس گردن 13 ضربوں کے ساتھ شہید کیا آپ علیہ السلام کے پاؤں کی طرف شبیہ پیغمبر جناب علی اکبر علیہ السلام دفن ہیں اور سینہ اقدس کے برابر شیر خوار شش ماہ علی اصغر علیہ السلام دفن ہیں جن کی والدہ ماجدہ جناب رباب بنت امراؤ القیس ہیں۔

آیت اللہ عبد الکریم کشمیری رح کے حوالہ سے بیان کیا جاتا ہے کسی مومن نے ان سے سوال کیا کہ جناب علی اصغر کی قبر کہاں ہے انہوں نے فرمایا: جناب علی اصغر کی قبر حسین علیہ السلام کا سینہ ہے پھر سائل نے سوال کیا امام حسین علیہ السلام کا سینہ علی اصغر علیہ السلام کی قبر کیسے بنا؟

انہوں نے رو کر بتایا جب قوم اشقیاء نے لاشوں پر گھوڑے دوڑانا چاہے تو علی اصغر علیہ السلام کا ننھا سا لاشہ اٹھایا اور حسین علیہ السلام کے سینے پر سلایا اور پھر گھوڑے دوڑائے گھوڑوں کے سموں کی وجہ سے علی اصغر علیہ السلام کا ننھا سا نازک لاشہ حسین علیہ السلام کے سینے کی پسلیوں میں دھنس گیا اسی وجہ سے علی اصغر علیہ السلام کی قبر حسین علیہ السلام کا سینہ کہلاتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

زیارتِ ناحیہ میں عبداللہ رضیع پر سلام وارد ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ آیا عبداللہ رضیع وہی شہزادہ علی اصغر علیہ السلام ہے یا یہ الگ ہے ذخیرہ الدارین سے منقول ہے کہ یہ عبداللہ رضیع اسی دن یعنی روز عاشور پیدا ہوا اور امام علیہ السلام نے اس نومولود کا نام عبداللہ رکھا اس کی والدہ کا نام ام اسحاق بنت طلحہ بن تمیمیہ ہیں جو امام علیہ السلام کے ہمراہ تھیں جب یہ بچہ پیدا ہوا تو اسے امام علیہ السلام کی خدمت میں لایا گیا امام علیہ السلام نے اسے گود میں لیا اور اپنی زبان مبارک بچے کے منہ میں دی اور اپنے لعاب دہن سے بچے کا منہ کھولا اسی اثناء میں عبداللہ بن عقبہ غنوی یا ہانی بن ثبیت حضرمی نے تیر مارا اور بچے کو باپ کے دامن میں ہی شہید کر دیا۔[1]

3: جناب محسن بن امام علی علیہما السلام ہیں۔

[1] ۔ بحوالہ اصحاب الیمین ص159/آیت اللہ علامہ حسین بخش جاڑا رح

جیسا کہ بعض مورخین اہل سنت نے بھی جناب محسن بن امام علی علیہما السلام کو اولاد فاطمۃ الزہراء علیہا السلام میں شمار کیا ہے لیکن شیعہ کے نزدیک جناب محسن علیہ السلام کا علی وبتول علیہما السلام کا بیٹا ہونا اجماعی عقیدہ ہے۔

اب میں اپنے محترم قارئین کی خدمت میں بعض مورخین اہل سنت کا ذکر کرتا ہوں جنہوں نے صراحتاً لکھا ہے کہ جناب محسن علی وبتول علیہما السلام کے بیٹے ہیں اور ان کی رحلت صغر سنی میں ہوئی ہے مثلا!

## یعقوبی کا قول:

احمد بن اسحاق یعقوبی اولاد علی علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے''وکان له من الولد الذکور اربعة عشر ذکرا الحسن والحسین ومحسن ومات صغیراً امهم فاطمة بنت رسول الله''۔

ترجمہ: علی علیہ السلام کے 14 بیٹے ہیں جن میں سے حسن، حسین اور محسن علیہم السلام یہ صغر سنی میں رحلت پا گیا اور ان کی ماں فاطمہ زہراء علیہا السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ہیں۔[1]

[1] ۔ اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی ج2ص 148

## ابن اسحاق کا قول:

ابن اسحاق اولاد علی علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے ''قال: فولدت فاطمة لعلي الحسن، والحسين، ومحسن، فذهب محسن صغيرا، وولدت له، أم كلثوم وزينب''

ترجمہ: علی علیہ السلام کی جناب فاطمۃ الزہراء علیہا السلام سے اولادیں حسن، حسین، محسن علیہم السلام اور پھر کہا ہے کہ جناب محسن علیہ السلام صغر سنی میں رحلت پاگئے اور بیٹیاں زینب اور ام کلثوم علیہما السلام ہیں۔[1]

## ابن حبان کا قول:

ابن حبان اولاد علی علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے ''وكان لعلي بن أبي طالب خمسة وعشرون ولدا من الولد الحسن والحسين ومحسن وأم كلثوم الكبرى وزينب الكبرى وهؤلاء الخمسة من فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم''۔

---

[1] ۔ اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب سیرت ابن إسحاق (كتاب السير والمغازي)ج 5 ص 247 المؤلف: محمد بن إسحاق بن يسار المطلبي بالولاء، المدني (متوفی۱۵۱ھ) تحقيق: سهيل زكار، الناشر: دار الفكر ،بيروت الطبعة: الأولى/1978م

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام کی 25 اولادیں ہیں بیٹوں میں حسن و حسین اور محسن علیہم السلام جب کہ بیٹیوں میں ام کلثوم کبری علیہا السلام اور زینب صغری علیہا السلام یہ پانچوں اولادیں علی علیہ السلام کی فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں۔[1]

ذھبی کا قول:

شمس الدین ذھبی اولاد علی علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے ''تزوجها الإمام علي بن أبي طالب في ذي القعدة، أو قبيله، من سنة اثنتين بعد وقعة بدر،وقال ابن عبد البر: دخل بها بعد وقعة أحد، فولدت له الحسن، والحسين، ومحسنا، وأم كلثوم، وزينب''۔

ترجمہ: جناب علی علیہ السلام نے ماہ ذیقعدہ یااس کے اس پاس کے مہینوں میں 2ہجری کو شادی کی اس کے بعد غزوہ بدر واقع ہوئی جب کہ ابن عبدالبر نے کہاہے کہ

[1] ۔ اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب: کتاب ثقات ج2ص304، تالیف: محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التميمي، أبو حاتم، الدارمي، البُستي (متوفی 354ھ)، طبع بإعانة: وزارة المعارف للحكومة العالية الهندية،تحت مراقبة:الدكتور محمد عبد المعيد خان مدير دائرة المعارفالعثمانية،الناشر:،دائرة المعارف العثمانية حيدر آباد الدكن الهند،الطبعة،الأولى، 1393ه

شادی جنگ احد کے بعد ہوئی تھی پس اس کے بعد حسن، حسین، محسن، ام کلثوم اور زینب علیہم السلام پیدا ہوئے۔[1]

خلاصۃ الکلام: گویا کہ شیعہ، سنی محدثین اور مورخین نے اپنی اپنی مصنفات میں نقل کیا ہے کہ علی علیہ السلام کی جناب فاطمہ الزہراء علیہا السلام کے بطن اطہر سے تین بیٹے ہیں اور جن میں سے سب سے بڑے جناب حسن علیہ السلام اور ان سے چھوٹے جناب حسین علیہ السلام اور سب سے چھوٹے جناب محسن علیہ السلام ہیں اور بیٹیاں جناب زینب اور ام کلثوم علیہما السلام ہیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ جناب محسن علیہ السلام کا سبب رحلت کیا چیز بنی ہے؟

جب معتبر اور مستند کتب احادیث و تاریخ کا دقت سے مطالعہ کیا جائے تو اظہر من الشمس ہو جاتا کہ اس فرزند علی و بتول علیہما السلام کی سبب رحلت وہ خونی حملہ ہے جو رحلت پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند دن بعد بیت النبوت پر کیا گیا جس کی تفصیل منابع تاریخ میں مذکور ہے۔

---

[1] ۔ اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب: سير أعلام النبلاء ج 2ص119
المؤلف: شمس الدين، محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي (متوفى 748 هـ)
تحقيق: حسين أسد وشعيب الأرنؤوط

کتب فریقین اس المناک اور شرمناک واقعہ کی حقیقت سے انکار نہیں کرتیں شیعہ کے علاوہ بعض اہل سنت علماء نے بھی اس المناک واقعہ کو اپنی اپنی مصنفات میں جگہ دی ہے

جو تلمیذ تحقیق اس موضوع کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے وہ آیت اللہ سید محمد مہدی خرسان مرحوم ومغفور کی کتاب( المحسن السبط، مولود ام سقط )کی طرف مراجعت فرمائیں۔

اس موضوع پر یہ کتاب سید مرحوم ومغفور کا ایک عظیم قلمی شاہکار ہے اللہ تعالی اس کتاب کے مولف کو مقام اعلی علیین میں جگہ نصیب فرمائے اس نے شیعت کے لیے بہت علمی سرمایہ چھوڑا ہے جو سید مرحوم کے لیے یقینا توشہ آخرت قرار پائے گا۔

علی وبتول علیہما السلام کے عقد مبارک کی تاریخ 1ذوالحج 2ہجری اور اس مخدومہ کائنات کی تاریخ شہادت مشہور قول کی بناپر 3 جمادی ثانی 11ہجری بروز منگل مغرب کے قریب ہے۔

اکثر علماء کے نزدیک ان کا مدفن مبارک جنت البقیع ہے۔

مولا علی علیہ السلام نے جناب سیدۃ النساء العالمین علیہا السلام کے حین حیات کسی دوسری خاتون کو عقد زوجیت میں نہیں لیا ۔

جناب سیدۃ نساء العالمین علیہا السلام کی رحلت کے کچھ دن بعد 11 ہجری مولا امیر المومنین علیہ السلام نے امامہ بنت زینب ربیبہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقد کیا۔

4: محمد بن امام علی علیہ السلام ہیں اور جنہیں محمد اکبر کہا جاتا ہے یہ فرزند علی، محمد حنفیہ کے نام سے معروف ہیں ان کی والدہ ماجدہ خولہ بنت جعفر بن قیس حنفیہ ہیں۔

جو مالک بن نویرہ کے خاندان سے تعلق رکھتی ہیں 12 ہجری خالد بن ولید نے اس خاندان کے مردوں کے سر قلم کر کے اور خواتین کو قیدی بنا کر مسجد نبوی میں لایا اور مولا علی علیہ السلام نے اس خاتون کو خرید کر اپنی زوجیت میں لے لیا اور 15 ہجری کو اللہ تعالی نے مولا امیر علیہ السلام کو اس خاتون کے بطن سے ایک بیٹا عطا فرمایا جو محمد حنفیہ علیہ السلام کے نام سے معروف اور مشہور ہے یہ فرزند علی علیہ السلام واقعہ کربلا میں موجود نہ تھے انہیں امام حسین علیہ السلام نے اپنا سفیر اور خانوادہ کا کفیل بنا کر مدینہ منورہ میں رہنے کیلئے معین کر رکھا تھا اس فرزند علی علیہ السلام کی تاریخ وفات یکم محرم الحرام 81 ہجری ہے ان کا مدفن مبارک جنت البقیع ہے جناب خولہ نے مولا امیر علیہ السلام کے ساتھ زندگی کی 69 بہاریں گزاری ہیں۔

5: عمر بن امام علی علیہ السلام ہیں اور ان کی کنیت ابو القاسم ہے ان کی والدہ ماجدہ حضرت صھبا ام حبیب بنت ربیعہ ہے 12 ہجری عین التمر کی فتح کے بعد مولا

امیر المومنین علیہ السلام اسے خرید کر اپنی زوجیت میں لائے ان کے اس بیٹے کو عمیر الأطرف بھی کہا جاتا ہے اس فرزند علی علیہ السلام نے 50 سال کی عمر میں رحلت فرمائی ان کا مدفن حجاز ہے بعض مورخین نے کہا یہ فرزند امیر کائنات علیہ السلام واقعہ کربلا موجود تھے۔

6: جناب عباس بن امام علی علیہما السلام ہیں جو قمر بنی ہاشم اور غازی عباس علمدار علیہ السلام کے نام سے معروف ہیں ان کی کنیت ابو الفضل ہے انہیں عام طور پر باب الحوائج بھی کہا جاتا ہے یعنی حاجات کے پوری ہونے کا دروازہ جو شخص بھی وہاں جا کر دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالی اس عظیم شہید کے صدقے میں اس کی دعا کو شرف استجابت عطا فرماتا ہے۔

اس مرد مجاہد کی شہادت کا خلاصہ یہ ہے کہ کربلا کے پیاسے بچوں اور خواتین کے لیے نہر فرات سے مشک بھر کر خیام حسینی کی طرف اپنے راہوار کو بڑھا رہے تھے اور قوم اشقیاء نہیں چاہتی تھی کہ پانی خیام حسینی تک پہنچ پائے اسی قصد سے حکیم بن طفیل ملعون نے آپ علیہ السلام کے دائیں بازوں پر تلوار کا وار کیا جس سے آپ کا دایاں بازوں قلم ہو گیا اور ساتھ ہی حکیم بن طفیل نے کھجور کے درخت کو کمین گاہ بنا کر آپ کے بائیں بازوں پر تلوار سے وار کر دیا جس سے آپ کا بایاں بازو بھی قلم ہو گیا۔

اتنے میں ازرق نامی ملعون نے اس مرد مجاہد کے سر پر لوہے کا وزنی گرز مارا جس سے آپ کا سر شگافتہ ہو گیا آپ گھوڑے پر سنبھل نہ سکے اور ہاتھوں کا سہارا لیے بغیر اپنے آپ کو زین سے زمین کربلا پر گرایا اور فورا فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آواز دی'' علیك منی سلام یا ابا عبدالله'' یہ آواز سن کر سید الشہداء علیہ السلام اپنے بھائی کے سرہانے پہنچے تھوڑی ہی دیر بعد ایک بھائی دوسرے بھائی کو ہمیشہ کیلئے داغ مفارقت دے کر رخصت ہو گیا ''وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ''۔

جناب عباس علیہ السلام کے سر کا بار بار نوک سناں سے گرنے کی جو وجوہات بیان کی جاتی ہیں ان میں سے ایک وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے وزنی گرز لگنے کی وجہ سے اس شہید اعظم کا سر اس قابل نہ رہا کہ وہ نوک سناں پر سوار رہ سکے پھر خولی ملعون نے ان کے

سر کو اپنے گھوڑے کے گلے میں لٹکا کر اپنی منازل طے کرنے لگا۔

اس فرزند امیر کی تاریخ ولادت 4 شعبان 26 ہجری ہے اور تاریخ شہادت بروز جمعہ 61 ہجری 10 محرم ہے بوقت شہادت آپ علیہ السلام کی عمر مبارک 34 سال 6 ماہ 6 دن اس فرزند امیر کا روضہ مبارک کربلا معلی میں ہے

اس شہید سعید کی قبر اور سید الشہداء علیہ السلام کی قبر کا درمیانی فاصلہ 378 میٹر ہے اور صفا اور مروہ کا درمیانی فاصلہ بھی بالکل یہی ہے ان دونوں مقدس مقامات کی مسافت کا ایک جیسا ہونے میں بھی یقینا کوئی اسرار الہی مخفی ہے۔

7: جعفر بن امام علی علیہ السلام ہیں انہیں جعفر اکبر کہا جاتا ہے مولا امیر علیہ السلام نے اپنے بھائی جعفر طیار علیہ السلام کی یاد میں اس فرزند کا نام جعفر رکھا ام البنین علیہا السلام کی اولاد میں سے سب سے پہلے اس شہزادے نے معرکہ کربلا میں اپنے بھائی حسین علیہ السلام کی نصرت اور مدد کرتے ہوئے 19 سال کی عمر مبارک میں جام شہادت نوش فرمایا جب اس فرزند علی علیہ السلام کو میدان کارساز میں جانے کی اجازت ملی تو غضبناک شیر کی طرح گرجتے ہوئے قوم اشقیاء پر ٹوٹ پڑے کافی تعداد میں ملعونوں کو واصل جہنم کیا اخر میں خولی ملعون نے ایک تیر مارا جو اس شہزادے کی پیشانی پر جالگا اور اسی اثنا میں ہانی بن ثبیث حضرمی نے تلوار کا وار کیا اور انہیں شہید کر دیا۔

8: عبداللہ بن امام علی علیہ السلام ہیں جب اس فرزند علی علیہ السلام نے اپنے بھائی سید الشہداء علیہ السلام سے جنگ کیلئے اجازت طلب کی تو مظلوم کربلا کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب امنڈ آیا اور امام علیہ السلام نے اس سے پوچھا آیا آپ بھی مرنے کے لیے تیار ہیں تو اس شہزادے نے جواب میں عرض کیا: آقا میں دیکھ رہا ہوں کہ

آپ عالم غربت اور تنہائی میں گھر چکے ہیں آپ بے یار و مدد گار ہیں میں اپنا سر آپ کے قدموں پر قربان کرنا چاہتا ہوں پس اسے اجازت ملی اور معرکہ کربلا میں وارد ہوا اور رجز پڑھا اور انہوں نے جو شجاعت اور فن سپہ گری اپنے بابا علی علیہ السلام کی طرف سے وراثت میں پائی ہوئی تھی اس کا خوب مظاہرہ کیا کئی ملعونوں کو واصل جہنم کیا ابھی جنگ لڑ ہی رہے تھے اتنے میں خالد بن طلحہ نے کمین گاہ سے نکل کر اس فرزند علی علیہ السلام کے سر پر تلوار کا وار کیا ''بسم الله و بالله و علی ملةرسول الله'' کے کلمات زبان پر جاری کرتے ہوئے جام شہادت نوش فرمالیا، اور بوقت شہادت اس شہزادے کی عمر مبارک 25 سال تھی۔

9: عثمان بن امام علی علیہ السلام ہیں یہ شہزادہ اپنے بھائی عبداللہ علیہ السلام اور جعفر علیہ السلام کی شہادت کے بعد معرکہ کربلا میں اترا اور وہاں رجز پڑھا اور اپنے بابا علی علیہ السلام کی شجاعت کے خوب جوہر دیکھائے اور سید الشہداء علیہ السلام کی نصرت کرتے ہوئے کئی ملعونوں کو تہ تیغ کیا آخر خولی بن یزید اصبحی کے تیر سے زین سے زمین پر گر پڑے

بنی دارم کے ایک شخص نے آگے بڑھ کر ان کا سر قلم کر دیا اس طرح سے یہ شہزادہ معرکہ کربلا کا شہید کہلایا بوقت شہادت اس فرزند امیر علیہ السلام کی عمر مبارک 21سال تھی۔

نوٹ: مولا علی علیہ السلام کے ان چاروں بیٹوں کی والدہ ماجدہ فاطمہ کلابیہ ہیں جو ام البنین علیہا السلام کے لقب سے ملقب ہیں یہ شیر دل خاتون 21ہجری امیر المومنین علیہ السلام کے عقد ازدواج میں آئی اور ان کی تاریخ وفات 64 ہجری ہے بعض نے کہا مروان بن حکم نے اس خاتون کو زہر سے شہید کرایا اور اللہ تعالی نے اس خاتون کے بطن اطہر سے مولا امیر المومنین علیہ السلام کو چار بیٹے عطا فرمائے جو سب میدان کربلا میں سید الشہداء علیہ السلام کی نصرت میں شہید ہوئے ہیں ارباب مقاتل نے ان کی شہادتوں کا تذکرہ کیا ہے

10: عبید اللہ بن امام علی علیہ السلام ہیں انھوں نے 23سال کی عمر مبارک میں اپنے بھائی حسین علیہ السلام کی نصرت کرتے ہوئے میدان کربلا میں شہادت پائی ہے اس فرزند امیر علیہ السلام کی والدہ ماجدہ لیلہ بنت مسعود دارمیہ ثقفی ہیں۔

11: یحی بن امام علی علیہ السلام ہیں یہ فرزند امیر المومنین علیہ السلام بچپن ہی میں ہی رحلت فرما گئے تھے ان کے حالات تفصیلی ذکر نہیں ہیں۔

12: عون بن امام علی علیہ السلام ہیں اور یہ فرزند امیر المومنین علیہ السلام نے 45 سال کی عمر مبارک میں میدان کربلا میں اپنے بھائی حسین علیہ السلام کی نصرت میں جام شہادت نوش فرمایا ہے۔

: ان دونوں فرزندان علی علیہ السلام کی والدہ ماجدہ اسماء بنت عمیس خثعمیہ ہیں 14 ہجری مولا امیر المومنین علی علیہ السلام نے اس خاتون سے عقد کیا اور اس خاتون کی تاریخ وفات 38 ہجری ہے ان کا مدفن مبارک جنت البقیع ہے۔

13: محمد اصغر بن امام علی علیہ السلام ہیں اس کی کنیت ابو بکر ہے اور لقب اصغر ہے اس کی والدہ ماجدہ لیلہ بنت مسعود ثقفی ہیں یہ فرزند علی علیہ السلام معرکہ کربلا میں اپنے بھائی حسین علیہ السلام کی نصرت کرتے ہوئے عبداللہ بن عقبہ غنوی کی تلوار سے شہید ہوئے۔

14: محمد اوسط بن امام علی علیہ السلام ہیں ان کا لقب اوسط ہے اس فرزند امیر علیہ السلام نے 49 سال کی عمر پائی اور ان کی تاریخ وفات 66 ہجری ہے اور مدفن شام ہے اور اس کی والدہ ماجدہ امامہ بنت زینب ربیبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

15: ابراہیم ابن امام علی علیہ السلام ہیں۔

ابوالفرج اصفہانی نے اپنی کتاب مقاتل الطالبیین میں اسے شہداء کربلا میں شمار کیا ہے اور کہا ہے ان کی والدہ ماجدہ کنیز ہیں مورخین نے اس فرزند امیر المومنین علیہ السلام کے حالات تفصیلاً ذکر نہیں کیے۔

16: جعفر اصغر بن امام علی علیہ السلام ہیں ان کی والدہ ماجدہ جمانہ خاتون ہے۔

17: عمران بن امام علی علیہ السلام ہیں یہ فرزند امیر علیہ السلام امامت اور ولایت کا دفاع کرتے ہوئے جنگ نہروان میں زخمی ہوئے اسی حالت میں انہیں کوفہ لایا گیا اور کچھ دن بستر علالت پر رہے آخر کار داعی اجل کو لبیک کہ دیا اور ان کی قبر مبارک عراق کے شہر بابل میں ہے اور بعض نے کہا ان کا شمار بھی جناب ابو الفضل عباس علیہ السلام کے مادری بھائیوں میں ہوتا ہے۔

18: بکر بن امام علی علیہ السلام اس فرزند امیر علیہ السلام کی والدہ ماجدہ جناب لیلی بنت مسعود بن خالد بن مالک بن ربعی ہے اور اس فرزند امیر علیہ السلام کا شمار معرکہ کربلا کے مجاہدین میں ہوتا ہے مگر ان کا راہوار انہیں زخمی حالت میں عراق کے ذی الکفل نامی علاقے میں لے آیا جہاں آج ان کا روضہ انور ہے اور ہزاروں مومنین ان کی زیارت کیلئے وہاں جایا کرتے ہیں۔

## مقام تدفین:

اب میں اپنے محترم قارئین کی خدمت میں امام علی علیہ السلام کے ان بیٹوں کے اسماء ذکر کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں جنہوں نے اپنے بھائی حسین علیہ السلام کی نصرت کرتے ہوئے میدان کربلا میں جام شہادت نوش فرمائی اور انہیں اپنے بھائی مظلوم کربلا کی قبر انور کے قریب یعنی 10 میٹر کے فاصلے پر ہمیشہ آرام کیلئے جگہ نصیب ہوئی اسی جگہ کو مقبرہ شہداء یا گنج شہداء کہا جاتا ہے بالکل اسی طرح 10 میٹر کا ہی فاصلہ ہے کعبہ اور حطیم حجر اسماعیل کے درمیان کا جہاں 70 انبیاء علیہم السلام مدفون ہیں ان دونوں مقامات مقدسہ کی مسافت کا ایک جیسا ہونے میں بھی یقینا کوئی اسرار الہی مخفی ہے۔

1: عمر بن امام علی علیہ السلام 2: محمد اصغر بن امام علی علیہ السلام 3: عبد اللہ بن امام علی علیہ السلام 4: جعفر بن امام علی علیہ السلام 5: عثمان بن امام علی علیہ السلام۔[1]

[1] ۔ کتاب مقاصد الزائرین الی آثار الطاہرین فی عراق المقدسات ص 188 تالیف السید محمود غریفی

## امام علیہ السلام کی بیٹیوں کا مختصر تعارف:

اب میں اپنے محترم قارئین کرام کی خدمت میں مولا امیر کائنات علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی بیٹیوں کے اسماء ذکر کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالی نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کو مختلف ازواج کے بطن سے 18 بیٹیاں عطا فرمائی ہیں جو امیر علیہ السلام کے گھر میں رحمت الہی بن کر آئیں اور بیت نبوت کو رونق بخشی علی علیہ السلام کی لاڈلیوں نے بھی بالخصوص جناب زینب اور ام کلثوم علیہما السلام نے اسلام کی ترویج اور اس کے احیاء کے لیے اپنے بھائیوں کے شانہ بشانہ رہیں اور انہیں کسی میدان میں تنہا نہیں چھوڑا اور معلم خواتین ہونے کا فریضہ بھی سرانجام دیتی رہیں۔

1: زینب کبریٰ علیہا السلام: حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے بعد مولا امیر المومنین علیہ السلام کی اولاد میں سے سب سے زیادہ بلند و بالا رتبے پر فائز ہیں یہ مخدومہ کونین 5 جمادی الاولی 5 ہجری کو مدینہ منورہ میں متولد ہوئیں اور ان کی شادی حضرت عبداللہ بن جعفر طیار علیہما السلام سے ہوئی اور 15 رجب 62 ہجری کو اس دنیا سے سرخ موت کا لبادہ اوڑھ کر رخصت ہوئیں ان کی کل عمر مبارک 57 سال 3 ماہ 10 دن ہے۔

ان کا روضہ انور ملک شام کے اس علاقے میں ہے جس کا پہلا نام راویہ تھا اب اسے سیدہ زینب علیہا السلام کہا جاتا ہے ان کے روضہ انور پر ہر وقت ہزاروں لوگ زیارت کے لیے موجود رہتے ہیں اور اس بی بی کی اولاد میدان کربلا میں اپنے ماموں سید الشہداء علیہ السلام کی نصرت میں شہید ہوئی ہے۔

2: ام کلثوم الکبری علیہا السلام: انہیں زینب صغری بھی کہا جاتا ہے اور ان کی شادی عون بن جعفر طیار سے ہوئی ہے جس سے اللہ تعالی نے اس نواسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک بیٹا عطا کیا جس کا نام قاسم ہے اسی وجہ سے ان کی کنیت ام القاسم ہے اور وہ بیٹا بھی میدان کربلا میں اپنے ماموں سید الشہداء علیہ السلام کی نصرت میں شہید ہوا ہے اس مخدومہ کونین کی تاریخ ولادت 6 ہجری ہے۔[1]

یہ بی بی اپنی بہن جناب زینب علیہا السلام کے ساتھ ہر محاذ پر برابر کی شریک رہیں اور مدینے کی زندگی 'کربلا کے واقعات ہر مشکل سے مشکل وقت میں جناب زینب علیہا السلام کے بالکل دوش بدوش کھڑی رہیں اور ان کی رحلت جناب زینب علیہا السلام سے 2 ماہ 20 دن قبل ہوئی ہے اس مخدومہ کائنات کا مدفن شام ہے ان کا مزار اور جناب سکینہ بنت الحسین علیہا السلام کا مزار شام کے شہر دمشق میں ایک ہی عمارت میں واقع ہے جہاں ہزاروں لوگ زیارت کے لئے جایا کرتے ہیں۔

---

[1] ۔ اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب سیر اعلام النبلاج 3ص 5/ذہبی

نوٹ: جناب ام کلثوم علیہا السلام کے رشتہ ازدواج کی نسبت خلیفہ ثانی کی طرف دینا توہین اہل بیت علیہم السلام کا ایک دلسوز اور دلخراش باب ہے۔

اولاً: ملاں لوگ جن روایات اور واقعات کا سہارا لیکر اس شادی کے شادیانے بجانے کی ناکام اور مذموم کوشش کرتے ہیں وہ روایات اور واقعات توہین اہل بیت علیہم السلام سے مملوء دیکھائی دیتے ہیں جن پر کوئی بھی غیرت مند کلمہ گو صحت کا حکم نہیں لگا سکتا۔

مثلا: ان روایات میں سے ایک روایت اہل سنت حضرات کی کتاب ذخائر العقبی کے حوالے سے بیان کی جاتی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے خلیفہ ثانی نے جناب ام کلثوم علیہا السلام کے ساتھ ازدواجی رشتہ قائم کرنے کیلیئے مولا علی علیہ السلام پر اس قدر دباؤ ڈالا کہہ امام علیہ السلام نے مجبور ہو کر اپنی لخت جگر کو بناؤ سنگھار کر کے اس کی طرف روانہ کر دیا اس نے بی بی کو گود میں بیٹھایا اور پنڈلی دیکھنے کے لیے کپڑا ہٹانا چاہا تو بی بی غضب ناک ہو کر اٹھ کھڑی ہوئیں اور اس سے کہا اگر تو خلیفہ نہ ہوتا تو میں تیری ناک توڑ دیتی یہ کہ کر وہاں سے روانہ ہو گئیں اور سارا ماجرا اپنے بابا کو سنایا انہوں نے کہا اے بیٹی وہی آپ کا شوہر ہے۔

العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ

اہل بیت علیہم السلام کی عزت واحترام اور تکریم کا جنازہ نکالنے کیلئے ایسی روایات گھڑ کر خلیفہ ثانی کو داماد علی علیہ السلام ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے شاید ان لوگوں کا سامنا روز محشر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں ہو گا جس کی وجہ سے یہ لوگ نہیں ڈر رہے۔

ثانیاً: ان روایات اور واقعات میں ایسا اضطراب اور اختلاف بھی پایا جاتا ہے جن میں توافق اور جمع ممکن نہیں ہے۔

ثالثاً: ایسی روایات کی سند میں ضعف اور انقطاع پایا جاتا ہے۔

یہ بات میری سمجھ سے بالاتر ہے ایسی بوگس اور بیہودہ قسم کی روایات اور واقعات کا سہارا لیکر اس رشتہ ازدواج کو ثابت کر کے مسلمان آخر چاہتے کیا ہیں ؟

شاید اس رشتے کو مجروح خلافت پر بطور مرہم استعمال کرنے کے خواہاں ہیں بندہ ناچیز اس موضوع پر تفصیلی گفتگو اپنی تالیف منیف (القول المختوم فی رد زواج ام کلثوم علیہا السلام) میں کر چکا ہے اور وہاں ادلہ ساطع اور برہان قاطع سے ثابت کیا ہے کہ ام کلثوم بنت ابو بکر کی شادی خلیفہ ثانی سے ہوئی ہے اور اس خلیفہ ثانی کی بیوی اور بیٹے کی وفات معاویہ بن ابو سفیان کے دور حکومت 49 ہجری میں ہوئی ہے حضرت امام حسن مجتبی علیہ السلام اور حضرت امام حسین

علیہ السلام ان کی نمازِ جنازہ میں شریک ہوئے جبکہ ام کلثوم بنت علی علیہ السلام نے کربلا کے خونی واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کوفہ و شام کے درباروں اور بازاروں میں خطبے دیے جو کتب مقاتل و تاریخ میں مرقوم ہیں یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے ایک ہی خاتون 49 ہجری میں رحلت پا رہی ہو پھر 61 ہجری میں دوبارہ زندہ ہو کر اپنے بھائی سید الشہداء علیہ السلام کے ناحق بہائے جانے والے خون کی وکالت بھی کر رہی ہو۔ مگر شرم تجھ کو آتی نہیں۔

3: حضرت فاطمہ: ان کی والدہ محیاۃ بن امرا القیس ہیں، اس بنت علی علیہ السلام کی شادی حضرت محمد بن ابو سعید بن عقیل سے ہوئی ہے۔

4: زینب صغری علیہا السلام: ان کی شادی حضرت محمد بن عقیل بن ابو طالب سے ہوئی ہے اور ان کے فرزند عبد اللہ کربلا میں شہید ہوئے ہیں۔

5: رقیہ (ام کلثوم علیہا السلام) ان کی والدہ کا نام ام حبیب صہبا بنت ربیعہ تغلبیہ ہے ان کا عقد مسلم بن عقیل سے ہوا اور ان کے دو بچے عبد اللہ بن مسلم اور محمد بن مسلم میدان کربلا میں شہید ہوئے ہیں۔

6: حضرت خدیجہ: ان کی والدہ محیاۃ بنت امرا القیس ہیں۔

ان کے شوہر عبد الرحمن اور دو فرزند میدان کربلا میں شہید ہوئے ہیں۔

7: ام ہانی: ان کی والدہ محیاۃ بنت امر اوالقیس ہیں اور ان کی شادی عبداللہ اکبر بن عقیل سے ہوئی ہے اور ان کا شمار معرکہ کربلا کے شہداء میں ہوتا ہے۔

8: ام سلمی: اپ کی والدہ محیاۃ بنت امر اوالقیس ہیں اور ان کی شادی صلت بن عبداللہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب سے ہوئی ہے ان کی بیٹی کا نام تقیہ ہے۔

9: میمونہ: ان کی والدہ محیاۃ بنت امر اوالقیس ہیں ان کی شادی عبداللہ اصغر بن عقیل سے ہوئی ہے یہ بھی میدان کربلا میں شہید ہوئے ہیں۔

10: نفیسہ: ان کی والدہ ام سعید بنت عروہ بن مسعود ثقفی ہیں ان کی شادی حضرت کثیر بن عباس بن عبدالمطلب سے ہوئی ہے۔

11: ام الحسن: ان کی والدہ ام سعید بنت عروہ بن مسعود ثقفی ہیں ان کی شادی ام ھانی کے فرزند جعد بن ھبیرہ بن ابی وھب مخزوم قرشی سے ہوئی ہے۔

12: رملہ کبری: ان کی والدہ ام سعید بنت عروہ بن مسعود ثقفی ہیں اور ان کی شادی حضرت ابو الھیاج بن عبداللہ بن مغیرہ بن حارث بن عبدالمطلب سے ہوئی ہے اور ان کا ایک فرزند میدان کربلا میں شہید ہوا ہے۔

13: ام الکرام: ان کی والدہ ام سعید بنت عروہ بن مسعود ثقفی ہیں۔

14: جمانہ؛ ان کی کنیت ام جعفر ہے۔

15: تقیہ: آپ کی وفات بچپن میں ہی ہو گئی تھی۔

16: رملہ صغری: ان کی والدہ لیلہ بنت مسعود دارمیہ ہیں۔

17: خدیجہ صغری: ان کی والدہ ام البنین علیہا السلام ہے تین برس کی عمر میں اس بچی کا انتقال ہو گیا اور ان کا روضہ مبارک مسجد کوفہ کے ساتھ ہے۔

18: عاتکہ: ان کی والدہ کا نام ساعدیہ ہے جو نابینا تھیں یہ بھی کربلا میں موجود تھیں اور کربلا میں ڈھائے جانے والے مصائب کی تاب نہ لاتے ہوئے وہاں ہی رحلت فرما گئیں۔[1]

## ذریت علیہ السلام کا تسلسل:

مورخین نے ذکر کیا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی ذریت اور نسل ان پانچ بیٹوں سے پلی بڑھی ہے۔

عبارت ملاحظہ فرمائیں!

''حَدَّثَنِي الْحَارِثُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ سَعْدٍ عن الْوَاقِدِيّ، قَالَ: كَانَ النسل من ولد علي لخمسة: الْحَسَن، والحسين، ومحمد بن الحنفيه، والعباس بن الكلابية، وعمر بن التغلبية''۔

[1] ۔مقتل ابی مخنف

ترجمہ واقدی نے کہا ہے کہ علی بن ابی طالب علیہما السلام کی نسل مبارک ان بیٹوں سے چلی ہے حسن، حسین، محمد بن حنفیہ، ابوالفضل عباس اور عمر بن تغلبیہ علیہم السلام سے۔[1]

**امام علیہ السلام کی بیویوں کے حین حیات ہونے کا بیان:**

مورخین نے بیان کیا ہے جب امیر المومنین علیہ السلام کی شہادت ہوئی تو چار بیویاں حین حیات تھیں۔

1: امامہ بنت زینب ربیبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

2: اسماء بنت عمیس: 3: لیلہ تمیمی: 4: ام البنین جو فاطمہ کلابیہ کے نام سے معروف ہیں۔

**اشکال اور اس کا رد:**

جب اغیار نے مولا امیر علیہ السلام کے بیٹوں کے نام اصحاب ثلاثہ کے ناموں پر دیکھے تو خوشی سے پھولے نہ سما سکے اور اس کوشش میں محو ہو گئے کہ ان اسماء کو خلفاء کی زخمی اور مجروح خلافت پر مرہم کے طور پر استعمال کیا جائے تا کہ کسی طریقے

---

[1] ۔ کتاب: تاریخ الامم و الملوك المعروف تاریخ االطبری ج 5ص 155
المولف: أبو جعفر، محمد بن جرير الطبري (متوفى 310ھ)

سے اس لاغر اور بیمار خلافت کو شفایابی مل سکے اور یہ ادعا کرنے لگے کہ اگر خلفاءاور علی علیہ السلام کے درمیان تعلقات ناخوشگوار تھے تو پھر انہوں نے کس طرح اپنے بیٹوں کے نام ان کے ناموں پر رکھے ؟

اور ساتھ یہ بھی کہنے لگے کہ جب کہ علی شیر خدا کے یہ بیٹے معرکہ کربلا میں سید الشہداء علیہ السلام کی نصرت میں جام شہادت نوش فرماتے ہوئے بھی دکھائی دیتے ہیں اور کتب مقاتل میں ان کی شہادتوں کی تفصیل بھی مذکور ہے۔

اور مزید کہاہے کہ ایسے نام رکھے جانااس بات کی دلیل ہے کہ مولا علی شیر خدا خلفا کے ساتھ والہانہ عقیدت اور محبت رکھا کرتے تھے ورنہ انہیں اپنے بیٹوں کے نام اصحاب ثلاثہ کے ناموں پر رکھنے کی کیاضرورت تھی؟

جواب (ا): صد افسوس کہ ملاں لوگوں کے لیے یہ خواب کوئی سہانی تعبیر نہیں لا سکتا جہاں تک تعلقات کے خوشگوار ہونے کا تعلق ہے اس پر عترت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی شدہ یہ روایت پانی پھیر دیتی ہے۔

روایت ملاحظہ فرمائیں !

''علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن حنان بن سدير، ومحمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد عن محمد بن إسماعيل، عن حنان بن سدير، عن أبيه قال: سألت أبا جعفر (عليه السلام) عنهما فقال: يا أبا الفضل ما تسألني

عنهما فوالله ما مات منا ميت قط إلا ساخطا عليهما وما منا اليوم إلا ساخطا عليهما يوصي بذلك الكبير منا الصغير، إنهما ظلمانا حقنا ومنعانا فيئنا وكانا أول من ركب أعناقنا وبثقا علينا بثقا في الاسلام لا يسكر أبدا حتى يقوم قائمنا أو يتكلم متكلمنا ،ثم قال: أما والله لو قد قام قائمنا وتكلم متكلمنا لأبدى من أمورهما ما كان يكتم ولكتم من أمورهما ما كان يظهر والله ما أسست من بلية ولا قضية تجري علينا أهل البيت إلا هما أسسا أولها فعليهما ''

ترجمہ: حنان بن سدیر اپنے باپ ابو الفضل سے روایت کرتا ہے کہ میرے باپ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے شیخین کے بارے میں پوچھا تو امام علیہ السلام نے فرمایا اے ابو الفضل جو تو نے ان کے بارے میں مجھ سے پوچھا ہے خدا کی قسم جو بھی ہم اہل بیت نبوت علیہم السلام میں سے اس دار فانی سے جا چکا ہے اور جو اب اس دار فانی میں موجود ہے وہ ان دونوں پر غضبناک ہے ہم میں سے ہر بڑے نے چھوٹے کو آگاہ کیا کہ ان دونوں نے ہمارے حقوق چھینے ہیں اور ہماری وراثت لوٹی ہے یہ دونوں وہ پہلے ہیں جنہوں نے ہمیں اپنے سامنے جھکانے کی کوشش کی ہے اور اور ہمارے حقوق غصب کرنے کا سلسلہ اس وقت تک نہیں رکے گا جب تک ہمارا قائم قیام نہیں کرے گا خدا کی قسم جب ہمارا بیٹا ظہور فرمائے گا تو ان کے

پوشیدہ مظالم کو ظاہر کرے گا خدا کی قسم جو بھی ہمارے اوپر مصائب ڈھائے جاتے ہیں ان کی بنیاد ان دونوں نے رکھی ہے۔[1]

یہ روایت صراحتاً بتا رہی ہے کہ عترت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلوں میں ان کی محبت ہر گز نہ تھی بلکہ انہیں غاصب سمجھتے تھے جس کی بنا یہ کہنا درست نہیں ہو گا کہ اس پاکیزہ خانوادہ نے ان کے ساتھ والہانہ محبت اور عقیدت کے ناطے پر اپنی اولادوں کے نام ان کے ناموں پر رکھے ہوں۔

اس روایت کی تشریح اور تفسیر اس لیے کرنا مناسب نہیں سمجھتا کہیں یار لوگ مجھ سے خفا نہ ہو جائیں۔فتدبر ایها القاری

﴿كذلك نفصل الآيات لقوم يتفكرون﴾

جواب(۲): جہاں تک اس بات کا تعلق ہے ذاکرین اور مصائب خوان حضرات مجالسِ عزاء میں ان کے مصائب نہیں پڑھتے یہ کہنا محض بہتان کے علاوہ کچھ نہیں۔

---

[1] ـ كتاب روضة الكافي ج 8ص 245 رقم الحديث 340، تاليف ابو جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق كلينی متوفی 329 ہجری۔

ان شہداء کے اوپر ڈھائے جانے والے مصائب اور مظالم کا ذکر ہماری کتب مقاتل میں تفصیلاً مذکور ہیں اور بعض اوقات مجالس عزاء میں ان کے مصائب بیان کیے جاتے ہیں جنہیں سن کر مومنین کی آنکھیں آشکبار ہو جاتی ہیں اب میں ایسے معترضین سے صرف اِتنا ہی سوال کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہے فقط تین چار اصحاب کے علاوہ باقی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل و کمال اور ان کے کارنامے بیان کیوں نہیں کیے جاتے؟

کیا باقی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی نہیں تھے؟ "ما ھو جوابکم فھو جوابنا"۔

جواب(۳): جہاں تک یہ کہنے کا تعلق ہے کہ کسی کے نام پر نام رکھنے سے اس کے ساتھ عقیدت اور محبت کا اظہار ہوتا ہے۔

تو میں پوچھتا ہوں کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اصحاب ثلاثہ سے عداوت تھی جس کی بنا پر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے تین بیٹوں میں سے کسی ایک بیٹے کا نام بھی اصحاب ثلاثہ میں سے کسی ایک کے نام پر نہیں رکھا؟

پھر میں کہتا ہوں اگر کسی کے نام پر نام رکھنا ہی دلیل عقیدت اور محبت ہے تو پھر اصحاب ثلاثہ نے اپنے بیٹوں کے نام مولا علی علیہ السلام کے نام پر کیوں نہیں رکھے؟

اصحاب ثلاثہ کے بیٹوں میں سے کسی ایک بیٹے کا نام بھی علی علیہ السلام نہیں ہے یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ محبت ہمیشہ طرفین سے ہوتی ہے نہ کہ طرف واحد سے۔

جواب ۴: اگر کسی کے نام پر نام رکھنا دلیل محبت ہے تو مسلک اہل سنت سے تعلق رکھنے والے کئی صاحبان کے نام عبد عبدالرحمن اور غلام احمد وغیرہ ہیں حالانکہ عبدالرحمن ابن ملجم جناب امیر علیہ السلام کا قاتل ہے اور غلام احمد ایک جھوٹا مدعی نبوت ہے ہم معترضین سے صرف اتنی ہی گزارش کرتے ہیں کیا آپ کے علمائے کرام کے والدین کو دشمنان اسلام سے محبت تھی جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے بیٹوں کے نام جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے قاتل عبدالرحمن بن ملجم کے نام پر رکھا یا اپنے بیٹوں کے نام غلام احمد قادیانی کے نام پر رکھا اگر ان کا دشمنان اسلام کے ناموں پر نام رکھنا دلیل محبت نہیں بن سکتا تو پھر جناب علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بیٹوں کے نام اصحاب ثلاثہ کے ناموں پر رکھے جانا بھی ان کے ساتھ دلیل محبت و عقیدت نہیں بن سکتی۔ هذا بهتان عظيم

جواب (۵) اسم مسمی کی شناخت کی علامت ہوتا ہے خوبی یا خامی مسمی میں ہوتی ہے نہ کہ اسم میں!

جواب (٦): یہ کہنا کہ مولا علی علیہ السلام کے بیٹے کا نام ابو بکر ہے یہ کہنا درست نہیں ہے کیونکہ لفظ ابو بکر نہ اسم ہے اور نہ علم ہے بلکہ کنیت ہے جو کسی کام یا وصف کی بنا پر لوگ رکھا کرتے ہیں جبکہ مولا علی علیہ السلام کے اس بیٹے کا نام محمد اور لقب اصغر ہے اور لوگوں نے اس کی کنیت ابو بکر مشہور کر دی،

نوٹ: ابو بکر بن ابو قحافہ کے نام میں اختلاف ہے بعض نے عتیق اور بعض نے عبداللہ ذکر کیا ہے اس کی کنیت ابو بکر ہے جس طرح عمر کی کنیت ابو حفص ہے مولا علیہ السلام کو کون سی مجبوری لاحق تھی جس کی بنا پر انہوں نے اپنے بیٹے کا نام ابن ابی قحافہ کی کنیت پر رکھا ہو گا۔

اہل سنت عالم دین محمد احمد پانی پتی لفظ ابو بکر کی وجہ تسمیہ کے بارے میں لکھتا ہے لفظ بکر عربی میں جوان اونٹ کو کہتے ہیں چونکہ انہیں اونٹوں کی غور و پرداخت سے بہت دلچسپی تھی اور ان کے علاج معالجے میں بہت واقفیت رکھتے تھے اس لیے لوگوں نے انہیں ابو بکر (اونٹوں کا باپ) کہنا شروع کر دیا جس کے معنی ہیں اونٹوں کا باپ۔[1]

[1] ۔ اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب حضرت ابوبکر ص 40 (ذکر) لقب اور کنیت (حاشیه مترجم )تالیف : محمد حسین هیکل مصر ی مورخ تاریخ وفات 8دسمبر

خلاصۃ الکلام یہ ہوا کہ نہ ہی ابن ابی قحافہ کا نام ابو بکر ہے بلکہ یہ اس کی کنیت ہے جو اونٹوں کے ساتھ اس قدر شوق اور ذوق رکھنے کی وجہ سے لوگوں نے مشہور کردی اور نہ ہی مولا علی علیہ السلام کے کسی بیٹے کا نام ابو بکر ہے بلکہ مولا علی علیہ السلام نے اپنے بیٹے کا نام محمد رکھا ہے تو پھر یہ کس طرح جھوٹا ادعا کیا سکتا ہے کہ علی علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام ابو بکر ہے جو میدان کربلا کے شہداء میں سے ہے۔

جواب(۷): بالفرض اگر اس بات کو کچھ لمحات کیلیے تسلیم کر بھی لیا جائے تو امیر علیہ السلام کے اس فعل کو تقیہ پر حمل کیا جائے گا یعنی مولا امیر علیہ السلام نظر امامت سے دیکھ رہے تھے ایک ایسا وقت بھی آئے گا عترت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناموں پر نام رکھنا جرم قرار پائے گا لہذا میرے شیعہ اور میرے پیروکار اپنی اولاد کی جان کی امان اور حفاظت پانے کی خاطر میری سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنے بیٹوں کے نام اصحاب ثلاثہ کے نام پر بطور تقیہ رکھ لیا کریں گے تاکہ ان کی اولادیں ذبح ہونے سے بچ جائیں جیسا کہ اس عصر نو میں اکثر عرب ریاستوں میں جب حکومتی کارندوں کو پتہ چلتا ہے کہ فلاں شخص کا نام علی ہے حسن ہے

---

1956م،مترجم شیخ احمد پانی پتی : تاریخ وفات ؛9جنوری 1862م،ناشر: اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ—چوک اُردو بازار—لاہور

حسین ہے زین العابدین، محمد باقر وغیرہ وغیرہ ہے تو اس سے پکڑ کر جیل کی سلاخوں کے اندر ڈال دیتے ہیں اور ساری زندگی اس کی وہاں ہی گزر جاتی ہے اور کئی لوگ آج بھی اس ظلم و ستم کی چکی میں پس رہے ہیں جن کا کوئی پرسان حال نہیں ہے اللہ تعالی انہیں اسیر شام کے صدقے میں جلدی رہائی عطا فرمائے۔ آمین

تاریخ میں یہ عیاں ہے کہ بنوامیہ کے دور حکومت میں علی علیہ السلام نام رکھنا موت کا پیغام لایا کرتا تھا۔

عبارت ملاحظہ فرمائیں!

''کان بنو امیه اذا سمعوا بمولود اسمه علی قتلوه''۔

ترجمہ: جب بنوامیہ کے حکومتی کارندوں کو پتہ چلتا کہ فلاں بچے کا نام علی رکھا گیا ہے اسے پکڑ کر شہید کر دیتے۔[1]

جواب ۸: تاریخ عرب میں فقط اصحاب ثلاثہ کے نام ہی ابو بکر عمر اور عثمان نہ تھے بلکہ ان ناموں کے اور بھی بہت سے مشہور و معروف لوگ پائے جاتے

[1] ۔ اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب، ج 7 ص319 ذکر علی بن رباح، مصنف احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی 852 ہجری مطبوعہ حیدرآباد۔

ہیں جن کا تذکرہ کتب تراجم اور رجال میں ملتا ہے۔

اب قارئین کی پیش خدمت عرب کے وہ مشہور لوگ جن کا نام ابو بکر ہے مثلاً

1:ابو بکر بن ابی قحافہ 2:ابو بکر نفیع بن الحرث الثقفی 3:ابو بکر بن شعوب اللیثی 4:ابو بکر بن حفص وغیرہ وغیرہ ۔[1]

عمر نام کے مشہور لوگ

اب قارئین کی پیش خدمت عرب کے وہ مشہور لوگ جن کا نام عمر ہے

مثلاً عمر بن خطاب، عمر الا سلمی، عمر بن الحکم السلمی، عمر بن سالم الخزاعی، عمر بن سراقہ القرشی، عمر بن سعد الانماری، عمر بن عامر السلمی، عمر بن لاحق، عمر بن یمانی، عمر بن ام سلمی وغیرہ وغیرہ۔[2]

---

[1] ۔ اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب: الإصابة في تمييز الصحابة ج 7 ص 38 باب :الكنى،مولف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (متوفى 852 ه)،تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود وعلى محمد معوض،الناشر: دار الكتب العلمية – بيروت،الطبعة: الأولى 1415 هـ

[2] ۔ اہلسنت کی معتبر کتاب اسد الغابة فی معرفة الصحابة ج 4 ص 168 ماده عین مع الميم ،مولف : عز الدين ابن الأثير، أبو الحسن، علي بن محمد الجزري (متوفى 630 هـ)،المحقق: علي محمد معوض عادل أحمد عبد الموجود،الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان،الطبعة: الأولى، 1415 هـ

وضاحت: جناب امیر المومنین علیہ السلام کے ایک مخلص شیعہ عمر بن ام سلمی بھی ہے جو نبی کریم کی زوجہ جناب ام سلمی رضی اللہ عنہا کا پہلے شوہر سے بیٹا تھا جو نبوت کے سائے میں پھلا بڑھا اور وہ جنگ جمل میں جناب حیدر کرار علیہ السلام کی فوج کا سپہ سالار قرار پایا۔ ممکن ہے کہ مولا امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے بیٹے عمر کا نام حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے کے نام پر رکھا ہو۔

ایسا ادعا کرنے والے ملاں لوگوں پر کونسا آسمانی فرشتہ نازل ہوا ہے جس نے ان کے کانوں میں آکر بتایا ہے کہ مولا علی علیہ السلام نے اپنے فرزند عمر کا نام عمر بن خطاب کے نام پر اسکے ساتھ عقیدت اور محبت کی وجہ سے رکھا ہے۔

اہل سنت کے ہاں بھی مولا امیر علیہ السلام کے اس بیٹے کے نام میں شدید اختلاف ہے بعض نے عمیر لکھا اور بعض نے عمرو لکھا۔

اہل سنت عالم دین ابن حجر عسقلانی اپنی کتاب تھذیب و تھذیب ج 5 ص (ذکر حرف المیم) کے ضمن میں مولا امیر المومنین علیہ السلام کے اس فرزند کا نام عمر کی بجائے عمرو لکھتا ہے وہ کسی روا یت کے سلسلہ سند کے حوالہ کے تحت لکھتا ہے، محمد بن عمرو بن علی ابنِ ابی طالب یعنی یہ روایت محمد بن عمرو بن علی بن ابی طالب سے مروی ہے۔

لہذا اس روایت کے سلسلہ سند سے کشف ہوا کہ مولا امیر المومنین علیہ السلام کے اس بیٹے کا نام عمر نہیں تھا بلکہ عمرو تھا۔

جیسا کہ کتب اہل سنت اس بات پر شاہد ہیں کہ عمر بن خطاب نے اپنے دور حکومت میں کئی بچوں کے نام تبدیل بھی کیے ہیں ممکن ہے کہ اس عمرو یا عمیر نام کو اپنے نام عمر میں بدل دیا ہو مثلا ابراہیم بن حارث کے بارے میں ہے کہ اس کے باپ نے اپنے بیٹے کا نام ابراہیم رکھا لیکن عمر نے اس کا نام تبدیل کر کے عبدالرحمن رکھ دیا۔[1]

اور اسی طرح عمر نے اجدع ابی مسروق کا نام تبدیل کر کے عبدالرحمن رکھا۔[2]

اتنی سی بات تھی یار نے بات سے بتنگڑ بنا دیا۔

اب قارئین کی پیش خدمت عرب کے وہ مشہور لوگ جن کا نام عثمان ہے مثلاً عثمان بن ارقم، عثمان بن ازرق، عثمان بن حنیف، عثمان بن شماس، عثمان بن محمد، عثمان بن مظعون، عثمان بن معاذ، عثمان بن قیس، عثمان بن عبداللہ، عثمان بن عامر، عثمان بن عبد صنم اور عثمان بن عفان وغیرہ وغیرہ۔[1]

---

[1] ۔ ملاحظہ فرمائیں اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمییز الصحابہ ج 5ص 29

[2] ۔ اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمییز الصحابہ ج 1ص 186 : المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (ت ۸۵۲ھـ)

وضاحت: مولا امیر علیہ السلام نے اپنے ایک بیٹے کا نام عثمان رکھا جو کہ واقعہ کربلا میں سید الشہداء علیہ السلام کی نصرت میں شہید ہوا اور مولا امیر علیہ السلام نے اس نام رکھنے کی وجہ خود بیان فرمائی ہے چونکہ زمانہ کا دستور بھی ہے کہ جو شخص اپنی اولاد کا نام کسی عزیز و اقارب کے نام پر رکھتا ہے تو بتاتا ہے میں نے ایسا کیوں کیا۔

مولا امیر علیہ السلام نے اپنے فرزند عثمان کے بارے بتایا ہے کہ میں نے اس کا نام عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے نام پر رکھا ''روی عن علی علیه السلام قال: انما سمیته باسم اخی عثمان بن مظعون''۔

ترجمہ مولا امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے اپنے بیٹے عثمان کا نام اپنے پیارے بھائی عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے نام پر رکھا ہے۔[2]

---

[1] ۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ فی معرفہ الصحابہ فھرست ذکر عثمان باب العین وا لثاء، المؤلف: عز الدين ابن الأثير، أبو الحسن، علي بن محمد الجزري (متوفی 630 هـ)، المحقق: علي محمد معوض عادل أحمد عبد الموجود، الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت —لبنان

[2] ۔ کتاب بحار الانوار ج 45 ص 38/مجلسی ،اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب: مقاتل الطالبيين، ص 89، المولف: علي بن الحسين بن محمد بن أحمد بن الهيثم المرواني الأموي القرشي، أبو الفرج الأصبهاني (متوفی 356)، المحقق: السيد أحمد صقر، الناشر: دار المعرفة، بيروت

مولا امیر المومنین علیہ السلام کے دوسرے مخلص شیعہ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ تھے بصرہ میں جنگ جمل کے موقع علی علیہ السلام کی محبت کے جرم میں جمل والوں نے ان پر ایسا ظلم کیا یہاں تک کہ ان کی داڑھی اور آنکھوں کے بھویں بھی نوچ ڈالے ۔[1]

اب میں اپنی اس گفتگو کو علامہ اقبال کے اس شعر کے ساتھ ختم کرتا ہوں !

انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات
یا وسعت افلاک میں تکبیر مسلسل
یا خاک کے آغوش میں تسبیح و مناجات

تمت بالخیر بعونہ تعالی

25ربیع الثانی1446 ہجری بوقت: رات 11 بجے

بمقام نجف اشرف عراق محلہ شوافع(ب) شارع مدینہ

---

[1] ۔ اہلسنت حضرات کی معتبر کتاب سیر اعلام النبلاء ج2ص 322 : , ذکر عثمان بن حنیف بن وھب الانصاری ، شمس الدین ذہبی۔

## مولف کی دیگر تالیفات

1: القول المختوم فی رد زواج ام کلثوم علیہا السلام

2: بشارت الکونین باقامۃ الماتم علی الحسین علیہ السلام

3عزاداری سنت معصومین علیہم السلام

4: دفاع عزاداری سید الشہداء علیہ السلام اور علماء الشیعہ

5؛الجمع بین الصلاتین

6: احکام میت بین الشیعہ والسنہ

7: البیان الجلی در ولایت مولا علی علیہ السلام

8جنازہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

9: اثبات حدیث کساء

10 نمازِ نبوی قرآن وسنت کی روشنی میں

11 سیاہ پوشی اور غم آل محمد علیہم السلام

13 وقتِ افطار قرآن وسنت کی روشنی میں

14: اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جنازہ بتول علیہا السلام

15 : تالیف ھذا اولاد امام علی علیہ السلام

